ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر کی بطور ناظم ادارہ تالیف وترجمہ میں ادبی خدمات

Literary Contribution of Dr.Aurangzeb Alamgir

اظہر حسین خان* / کنول ظہیر**

ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر تنقید کے ماہر اور ایک محقق ہیں۔ آپ ۲۹، اکتوبر ۱۹۵۳ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب اعلی تعلیم یافتہ تھے انھوں نے علی گڑھ سے بی اے اور ایم اے۔ ہسٹری میں پاس کیا تھا اور نانا غلام نبی خلجی تاج کمپنی میں شرکت دار تھے بعد ازاں سیل ایجنٹ بھی رہے۔ والدہ صاحبہ بھی اعلی تعلیم یافتہ تھی وہ ادیب عالم ادیب فاضل تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کی والدہ صاحبہ کو شعر وشاعری کا بہت شوق تھا۔ اپ کے نانا بھی بہت اچھے شاعر تھے۔ آپ کل سات بہن بھائی تھے تمام بہن بھائی اعلی تعلیم ہیں۔ آپ نے بھی ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی جماعت چہارم میں آپ کو عباسیہ ہائی سکول میں داخل ہوئے۔ ساتویں جماعت میں گورنمنٹ ٹیکنکل سکول میں داخل کروادیا گیا۔ یہ سکول کولبو پلان کے تحت قائم کیا گیا تھا اور اس طرح کے تین اور سکول مغربی پاکستان میں قائم ہوئے تھے یہاں ٹیکنکل مضمون کے خصوصی تین کورس کروائے جاتے تھے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر کا نام حبیب اللہ تھا اپ اعلی تعلیم یافتہ تھے آپ نے لندن سے تعلیم حاصل کی تھی۔ یہاں کے اساتذہ کرام بہت اچھے اور محنتی تھے۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے انٹر کا امتحان صادق پبلک ہائی سکول سے پاس کیا، بی اے کا امتحان لیٹ کالج سٹوڈنٹ کی حیثیت سے پاس کیا۔ ایم اے اردو اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور ۱۹۷۵ء میں پاس کیا۔ پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی سے کلیات ناسخ پر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی نگرانی میں ۱۹۹۰ء میں حاصل کی۔ آپ کی شریک حیات ایک اعلی تعلیم یافتہ خاتون ایم اے اکنامکس ہیں۔ آپ کی تین بچیاں ہیں۔ ان میں سے دو بچیاں امریکہ اور برطانیہ سے تعلیم یافتہ ہیں۔

*پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ اردو، گیریژن یونیورسٹی، لاہور

**پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ اُردو، منہاج یونیورسٹی، لاہور

آپ نے ۲۴ جون ۱۹۷۷ء سے ۲۰ فروری ۱۹۹۴ء تک محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ادارے پنجاب آرٹ کونسل میں ملازمت کی۔ ۲۰ فروری ۱۹۹۴ء کو ریذیڈنٹ ڈائریکٹر آرٹ کونسل بہاول پور کے عہدے سے سبک دوش ہوئے اور اورینٹل کالج میں ۲۰ فروری ۱۹۹۴ء میں بطور لیکچرار کے عہدے پر ملازمت کا آغاز کیا، ۸ دسمبر ۱۹۹۷ء کو اسٹنٹ پروفیسر، یکم دسمبر کو ایسوسی ایٹ پروفیسر اور ۱۵ دسمبر ۲۰۰۸ء کو پروفیسر کے عہدے پر ترقی پائی۔

فروری ۲۰۰۷ء میں ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر کو ڈاکٹر محمد سلیم ملک کی جگہ ناظم کے طور پر تقرر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں ادارہ کے انتظامی امور میں بہتری اور استحکام آیا۔ تحقیق اور اشاعت کا جو سلسلہ ڈاکٹر سہیل کے دور کے بعد سست ہو گیا تھا اس کو کچھ ڈاکٹر محمد سلیم ملک نے تیز کیا۔ ڈاکٹر محمد سلیم ملک کے دور میں چار کتب شائع ہوئی۔ ڈاکٹر اورنگ زیب نے ناظم کے عہدے کا چارج لیتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ ادارے کے دفتر کو اولڈ کیمپس سے نیو کیمپس منتقل کیا کیونکہ اس وقت ڈاکٹر صاحب تدریس کے ساتھ بطور ایڈیشنل رجسٹرار خدمات سرانجام دے رہے تھے اور ضروری تھا کہ ادارہ نیو کیمپس میں ہو تاکہ کسی بھی کام کو فوری توجہ دی جاسکے اس سے پہلے دفتر کو وقت نہیں دیا جارہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں ادارہ سے کلاسیکی ادبی متون کی اشاعت ہوئی۔ عالمی، سماجی و معاشی بحرانوں پر مستند تنقیدی کتابوں کے تراجم شائع ہوئے۔ نیز عالمی ادب کے تراجم کی اشاعت کا آغاز ہوا۔ ان کے دور میں شائع ہونے والی کتب کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔	دیوان غالب (اردو) نسخہ عرشی و نسخہ حمیدیہ کا تقابلی جائزہ	زاہرہ نثار	۲۰۰۸ء
۲۔	طاوس و رباب (جلد اوّل) مخضرم اموی اور عباسی دور کے مغنی	مؤلفہ مولانا نورالحسن خان مرحوم مرتبین: ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر ڈاکٹر زاہرہ نثار	۲۰۱۲ء
۳۔	طاوس و رباب (جلد دوم) دور اموی و عباسی مغنیات	مؤلفہ مولانا نورالحسن خان مرحوم مرتبین: ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر ڈاکٹر زاہرہ نثار	۲۰۱۲ء
۴۔	کلیات ناسخ (جلد اول)	مدون: ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر	۲۰۱۲ء
۵۔	کلیات ناسخ (جلد اول)	مدون: ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر	۲۰۱۳ء
۶۔	لغات و محاورت ناسخ	مرتب: ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر	۲۰۱۱ء

	(امام بخش ناسخ لکھنوی)		
۷۔	شعراء العربیہ فی باکستان	مصنف: ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی	۲۰۱۲ء
۸۔	اسلام اور بنیادی انسانی حقوق	ڈاکٹر حافظ محمد اشرف	۲۰۱۳ء
۹۔	ویرانہ	ترجمہ: ڈاکٹر محمد خان اشرف	۲۰۱۱ء
۱۰۔	اک سدا بہار آدمی	ترجمہ: پروفیسر ظفر المحسین پیرزادہ	۲۰۱۳ء
۱۱۔	تنازعہ کشمیر کی علاقائی وبین الاقوامی جہتیں	کشمیری رہنما مضامین و تحریر مرتبہ: پروفیسر ظفر المحسین پیرزادہ	۲۰۱۱ء
۱۲۔	دنیا نظام زر کے شکنجے میں	ترجمہ و تعارف: پروفیسر ظفر المحسین پیرزادہ	۲۰۱۲ء
۱۳	سرمایہ زندگی	مرتب: ڈاکٹر غلام اکبر	۲۰۱۰ء
۱۴	گلکرسٹ کی مرتبہ اردو انگریزی ڈکشنری	مرتبہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر تیاری کے آخری مرحلے میں ہے	

اک سدا بہار آدمی

مصنف: Robert Bolt ترجمہ و تہذیب: پروفیسر ظفر المحسن پیرزادہ، ڈرامے کا اردو ترجمہ، کل ۲۱۹ صفحات پر مشتمل کتاب، قیمت ۵۰۰ روپے، ۲۰۱۳ء میں شائع ہوئی، اس کے چھ باب ہیں، اس کا انتساب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر محمد مجاہد کامران کے نام ہے۔

رابرٹ بولٹ جدید انگریزی ڈرامے کا ایک اہم اور نامور نام ہے۔ یہ ۱۹۲۴ء میں مانچسٹر میں پیدا اس کے والد کی ایک چھوٹی سی دوکان تھی لیکن اس نے مانچسٹر گرامر اسکول (Manchester Grammar School) سے تعلیم حاصل کی کیوں کہ اس کے والد تعلیم کی اہمیت اور قدر و قیمت سے بخوبی واقف تھے۔ اعلیٰ تعلیم کے بعد اس کا تقرر مل فیلڈ (Mill field) میں شعبہ انگریزی کے سربراہ کی حیثیت سے ہوا۔ ۱۹۵۸ء میں اس نے تدریس کے شعبہ کو چھوڑ دیا۔ ۱۹۶۰ء میں اس کے دو ڈرامے پیش کیے گئے۔ جو بہت کامیاب رہے۔ خواجہ محمد زکریا اس کتاب کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

> ”پروفیسر ظفر المحسن پیرزادہ بنیادی طور پر طبیعات کے پروفیسر ہیں لیکن وہ اردو زبان و ادب سے بھی لگاؤ رکھتے ہیں۔ جس کا ثبوت وہ کتابیں ہیں جو انھوں نے انگریزی سے اردو میں منتقل کی ہیں۔ پروفیسر صاحب نے اصل ڈرامے کو کامیابی سے اردو میں منتقل کیا ہے۔ اس سے مترجم کی اردو زبان پر

مہارت اور اس کے اسلوب کا پتہ چلتاہے۔''(۲)

ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔ تخلیقی ادب کا ترجمہ مختلف النوع تراجم میں بہت مشکل سمجھا جاتا ہے لیکن بالخصوص شاعری اور ڈرامے کو کسی دوسری زبان میں منتقل کرنا مشکل تر ہے۔ پروفیسر ظفرالمحسن پیرزادہ نے(A Man for All Seasons by Robert Bolt)ڈرامے کو اردو ترجمے ''اک سدا بہار آدمی'' کے نام سے کیاہے۔ مترجم کا تعلق سائنس کے مضمون سے ہے۔ لیکن وہ اردو ادب سے بڑا لگاو رکھتے ہیں انہوں نے کئی انگریزی کتابوں کا اردو میں بڑی مہارت سے ترجمہ کیا ہے۔۔ لیکن A Man for All Seasons by Robert Boltڈرامے کا ترجمہ پروفیسر ظفرالمحسن پیرزادہ نے اس طرح کیا ہے جس سے مصنف کے اسلوب کا اندازہ ہوتا ہے اور مترجم کی دوسری زبان پر مہارت کا بھی پتہ چلاتا ہے۔انہوں نے ڈرامے کے مکالمات کو بڑے ی خوبصورت انداز میں اردو زبان میں تبدیل کیا ہے۔

ڈاکٹر اورنگزیب عالم گیر اس کتاب کے بارے رائے دیتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''مشہور انگریزی دانشور و مدبر سر تھامس مور کے بارے میں بولٹ کے ڈرامہ '' A Man for All Season''کا شمار انتہائی کامیاب اور موثر ڈراموں میں ہوتا ہے۔ پروفیسر ظفرالمحسن پیرزادہ نے اس ڈرامے کو'' اک سدا بہار آدمی'' کے عنوان سے اردو قالب میں ڈھالا اور موجودہ شکل میں پیش کیا ہے۔''(۳)

لغات و محاورات ناسخ

کتاب امام بخش ناسخ لکھنوی مرتب(لغات و محاورات ناسخ)، مرتبہ،ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر ، کل ۳۵۶صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت ۴۶۰روپے ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی، قیمت ۴۶۰روپے اور سنہ اشاعت ۲۰۱۱ ہے، انتساب مصباح الرحمن، بڑی بیٹی خوبی اور سحر اور صفا کے نام ہے اور دیباچہ ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر (پروفیسر، ایڈیشنل رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور

ناسخ دبستان لکھنو کے بانی تھے اس وجہ سے اصلاح زبان کی تحریک کا علم بردار ہونے وجہ سے اور ذخیرہ الفاظ کی وجہ سے اس کی لغات و فرہنگ کی ضرورت تھی مرتبہ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔چوں کہ ناسخ کو دبستان لکھنو کے بانی تصور کیا جاتا ہے اس لیے اس کے ذخیرہ الفاظ، زبان و محاورت اور فرہنگ کی اہمیت اور زیادہ ہے۔

دنیا بدلتی ہے تو زبان کے ساتھ اس کو سمجھنے کی صلاحیت بھی بدل جاتی ہے۔ کلاسیکی ادب کی تشریح مشکل

سے مشکل ہو جاتی ہے۔ عربی، فارسی اور ہندی کا علم اردو لکھنے پڑھنے والوں میں کم ہوتا جارہا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ کلاسیکی ادب کی فرہنگوں کی ضرورت اور اہمیت زیادہ ہوتی چلی جارہی ہے۔ ڈاکٹر اورنگ زیب علم گیر اپنی کتاب لغات و محاورات ناسخ میں بابائے اردو مولوی عبد الحق کی بابت یہ نقل کیا ہے کہ کلاسیکی متون کی اشاعت انجمن اردو کا ایک اہم منصوبہ تھا مگر چوں کہ تدوین ایک تکلیف دے، صبر آزما اور ایک لمبے عرصے کا کام ہے اور محقق بھی دل جمعی سے کام نہیں کرتے اس لیے کلاسیکی متون کی تدوین کی اشاعت کا کام معیاری اور اعلی سطح کا نہیں ہو رہا ہے۔ فرہنگ کلاسیکی متون کی فراہمی میں ایک مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا (پروفیسر ایمریطس) اس کتاب کے بارے میں کہتے ہیں:

> ”مصنف نے بڑی کاوش، لگن اور تگ و دو سے ایسے الفاظ و محاورت کے معنی تلاش کیے ہیں جو اہم لغات میں بھی دستیاب نہیں ہوتے۔ چونکہ ناسخ کو ایک وسیع ذخیرہ الفاظ پر تصرف ہے۔ جس کا دائرہ متعدد علوم و فنون کو اپنے کو اپنے حصار میں شامل کر لیا ہے اس لیے اس قبیل کے کام کی ترتیب و تکمیل اردو زبان کی ایک اہم اور قابل ستائش خدمت ہے۔ امید ہے محققین، لغت نویس، اساتذہ اور طلبہ اس لائق توصیف کام کو سراہیں گے اور اس سے خاطر خواہ استفادہ کریں گے۔“(۴)

کلیات ناسخ کی تدوین بہت زیادہ پھیلا ہوا کام تھا۔ مگر مصنف نے بڑی محنت اور بڑی دل جمعی سے کام کیا ہے۔ ناسخ کے کلام خصوصاً ”سراج نظم“ میں مختلف علوم کی اصطلاحات نظر آتی ہے۔

مصنف نے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی مشکل لفظ یا اصطلاحات اس لغت میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔ مصنف نے مختلف فرہنگوں اور لغات رہ نمائی حاصل کی اس کے ساتھ بعض چوٹی کے علما اور اساتذہ کرام جن میں عربی، فارسی اور اردو سے مشاورت کی ان میں ڈاکٹر خورشید رضوی، ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر سید محمد اکرم اکرام، ڈاکٹر ظہور الدین احمد اہو ڈاکٹر سلیم مظہر شامل ہیں۔

اسلام اور بنیادی انسانی حقوق

کتاب کے مصنف ڈاکٹر حافظ محمد اشرف، صفحات ۵۱۹ ہیں، قیمت ۸۰۰ روپے، ۲۰۱۳ میں یہ شائع ہوئی اور عرض ناشر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر ہیں۔ یہ ۱۸ ابواب پر مشتمل ہے۔

دنیا میں ناانصافی، قتل و غارت، عدل و انصاف سے بغاوت، مذہب میں تفرقہ پرستی اور تمیز بندہ و آقا کی وجہ سے ہے۔ جب کہ اللہ تعالی نے انسانوں میں کسی قسم کا فرق نہیں رکھا۔ اس کی نظر میں سب انسان نہ صرف برابر ہیں بلکہ ان کے حقوق بھی برابر ہیں۔ ہاں اگر اس کی نگاہ میں کوئی فرق ہے تو نیکی و تقوی ہے۔ مساوات کے اصلی

اور حقیقی علم بردار تو پیغمبران کرام تھے۔لیکن یہ اور بات ہے کہ بیشتر مذاہب کے ماننے والوں نے اپنے پیغمبروں کے مذہب کو بگاڑ دیا ہے۔اسلام سلامتی، محبت اور اخوت کا پیغام دیتا ہے۔آنحضرت رسول اکرم رحمت للعالمین تھے لیکن ان کی امت دہشت قتل وغارت اور نفرت کی علام علامت بن گئے ہیں بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں کی سوچ اور عمل نبی پاک کی تعلیم کے خلاف ہے۔

زیر نظر کتاب ڈاکٹر حافظ محمد اشرف کا پی ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے۔وہ مسلم ممالک میں انسانی حقوق کی صورت حال سے مایوس ہیں آپ نے حالات کا جائزہ لینے کے ساتھ اس کے اسباب کا بھی تعین کیا ہے۔ان کی مطابق اس کے تین اسباب ہیں۔

۱۔ استعمار کے پروردہ مفاد یافتہ طبقات کا حکومت پر متصرف ہونا۔

۲۔ اُمت مسلمہ کی علم و تحقیق سے دوری۔

۳۔ فرقہ واریت، عثبیت و تعصبات

مفاد پرست طبقات اپنے مخصوص مفادات کے تحت نفرت اور تفرقے کو فروغ دیتے رہتے ہیں کیوں کہ ان کے وجود کی اہمیت اور حیثیت کا انحصار اسی پر ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں اس غلط فہمی کی تردید کی ہے کہ اسلام نے بعض شرائط کے تحت غلامی کو روا رکھا ہے۔مصنف کا موقف ہے کہ اسلام ہی نے سب سے پہلے غلامی کو ختم کیا تھا۔

طاوس و رباب (جلد اوّل)

موئلفہ: مولانا نور الحسن خان مرحوم، مدون: ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر/ ڈاکٹر زاہرہ نثار، ۴۹۳ صفحات پر مشتمل ہے، ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی، قیمت ۱۰۰۰ ہے۔انتساب آنچہ من در بزم شوق آوردہ ام دانی کہ چیست؟ یک چمن گل، یک نیستاں نالہ، یک خم خانہ مے ہے اور عرض ناشر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر کا لکھا ہوا ہے۔

قوموں کا عروج و زوال فلسفیوں اور مورخین کا اہم موضوع رہا ہے۔زیر نظر کتاب ملت اسلامیہ کے زوال کے اسباب کے حوالے سے دیکھی جاسکتی ہے۔عربی زبان کی شہرہ آفاق کتاب الأغانی (نغموں کی کتاب) ہے۔ جس کو ابوالفرج اصفہانی نے لکھا ہے یہ عرب موخ، ادیب اور شاعر تھا اس کے علاوہ اس کو مختلف علوم پر بھی دسترس حاصل تھی۔اس کی پانچ جلدیں ہیں اس کتاب کو جسے عرب تہذیب و ثقافت کے انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت حاصل ہے۔اس کی چار جلدوں کا ترجمہ مترجم و مدون اور تالیف مولانا نور الحسن مرحوم نے کیا۔اس کی دو جلدوں کا ترجمہ ادارہ تالیف و ترجمہ نے شائع کیا ہے۔اس کا عنوان حکیم الامت حضرت علامہ اقبال کے شعر سے اخذ کرتے

ہوئے طاؤس ورباب رکھاہے۔

شمشیر وسناں اوِل طاؤس ورباب آخر الا　　　آتجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیاہے

مولانانور الحسن خان اس کتاب کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

"مغنیوں کے سارے گیت عربی زبان میں تھے۔ عربی سے ناواقف حضرات ان کے حسن تخیل اور معنویت تک کیسے پہنچنیں گے اس کے لیے یہ انتظام کیا گیا کہ ہر ہر شعر کا حاشیہ میں اردو ترجمہ اور بعض مقامات میں حل الفاظ و مفردات تک لکھ دیا گیاہے [دیئے گئے ہیں] مشہور شخصیتیں اور مشہور مقامات جن کا ذکر کتاب میں آیاہے ان کی نشان دہی بھی حاشیہ میں کر دی گئی ہے اور ساتھ ہی مأخذ کا بھی حوالہ دے دیا گیاہے تاکہ قاری اگر مزید واقفیت چاہتاہو تو اصل کتب کی طرف رجوع کر سکے اگر کوئی شعر ایسا آگیا جس کے قائل کو مؤلف نے متعین نہیں کیا تو اسے بھی متعین کر دیا گیا۔ اگر مؤلف نے ایک آدھ شعر نقل کیاہے تو ضرورت سمجھنے پر اصل دیوان کی طرف رجوع کر کے اس سے پہلا یا بعد کا یا دونوں شعر بھی نقل کر دیے گئے۔"(۵)

یہ کتاب تقریباً پچاس سالوں میں مکمل ہوئی۔ اس کتاب کا مسودہ ۹۰۹ صفحات اور چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں دور اموی کے ۱۷ اور دور مخضری کے ۵ مرد مغنیوں کے احوال درج ہیں:

میں دور اموی کے ۱۷ اور دور مخضری کے ۵ مرد مغنیوں کے احوال درج ہیں۔

اس کتاب میں مقدمے کے بعد عربی زبان میں فن موسیقی وغناء آلات موسیقی اور فن غناء پر ایک جامع تحریر موجود ہے۔ باب اوِل میں صرف معروف شاعروں اور مغنیوں کا ذکر ہے۔ جو دور اموی میں خاصے معروف تھے۔ مسودے کی پہلی اور دوسری جلد نسبتاً ضخیم ہے۔ دوسرے باب میں اموی وعباسی دونوں ادوار میں معووف مغنیوں پر بات کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں دور عباس کے معروف مغنیوں کے واقعات اور اشعار بیان ہوئے ہیں۔

دیباچے کے آخر میں مولانا نے "طاوس ورباب" کے لیے جامع اور معلومات افزا مقدمے کی تحریر کا ذکر کیاہے۔ جس میں مختلف ادوار کی تہذیب وثقافت اور زندگی کے گوشوں کو منور کرنے کا حوالہ دیاہے۔

طاوس ورباب (جلد دوم)

مؤلفہ: مولانا نور الحسن خان مرحوم، مدون: ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر / ڈاکٹر زاہرہ نثار، ۴۹۳ صفحات پر مشتمل ہے، ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی، قیمت ۱۰۰۰ ہے۔ انتساب آنچہ من در بزم شوق آوردہ ام دانی کہ چیست؟ یک

چمن گل، یک نیستاں نالہ، یک خم خانہ مے اور عرض ناشر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر

بنو امیہ اور بنو عباس کے عہد کا تمدن، تہذیب و ثقافت، خلفاء کے شبستان عیش، راگ و رنگ کی محفلیں، رقص و سرور کی مجلسیں، جام و سبو، ساغر و مینا، سر مستی و سرشاری سے معمور تھا۔ عقل و مصلحت اندیشی کی جگہ موسقی و غناء، نغمہ و لے، طاؤس و رباب، چنگ و نے، شعر و ادب، و شعراء و خطباء، مطربین و مغنیں کے واقعات اور المیہ داستانیں جابجا بکھری ہوئی ملتی ہیں۔

عمر فاروق کے بارے میں کتاب میں ایک واقعہ درج ہے:

> ”عمرو بن احمر مشہور عربی شاعر تھا۔ جب حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت خالد بن الولید کو شام کی مہم میں بھیجا تو عمرو بن احمر اس فوج میں شامل تھا۔ اس نے حضرت ابو بکر، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی کے بارے میں قصیدے لکھے۔ جب عمر بن الخطاب کے بارے میں اس قصیدے کا جمیلہ کو علم ہوا تو اس نے کہا کہ اس میں ایک ایسا لحن تیار کروں گا جسے جو شخص سنے گا بے اختیار رونے لگے گا۔ چناں چہ اس نے واقعی ایک ایسا ہی لحن تیار کیا۔ ابراہیم اس لحن کے بارے میں کہتا ہے کہ جب کبھی میں یہ لحن سنتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ کوئی میرے دل کو مسوس رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رہتا اور ٹپ ٹپ آنکھوں سے گرنے لگتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ جو اثر اس کا مجھ پر ہوتا ہے وہی ہر صاحب ذوق پر ہوتا ہے۔“(۶)

مولانا نور الحسن نے تاریخ کے ان اہم واقعات اور زوال پذیری میں حصہ ڈالنے والے مغنی و مغنیات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ان امراء کا بھی ذکر کیا ہے جو ان صاحب غناء کی سرپرستی کرتے تھے۔

دیوان غالب (اردو)

نسخہ عرشی و نسخہ حمیدیہ کا تقابلی جائزہ

مؤلفہ ڈاکٹر زاہرہ نثار، صفحات ۲۶۲ ہیں، قیمت ۲۵۰۔ روپے، سنہ اشاعت ۲۰۰۸ء، انتساب اردو ادب کے محققین کے نام عرض ناشر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر اور پیش لفظ ڈاکٹر زاہرہ نثار

غالب اردو زبان کے عظیم شاعر ہیں ان کا اردو دیوان کئی بار شائع ہوا لیکن اس کے باوجود آج تک استناد سے محروم ہے۔ غالب کو اردو زبان کے بیشتر اہل ذوق اپنا سب سے بڑا استاد اور شاعر مانتے ہیں مگر ان کے کلام کی تدوین بھی حقیقی طرح سے نہیں کی جاسکی۔ اگرچہ حمیں احمد خان، حامد علی خان، امتیاز علی عرشی اور کالی داس گپتا رضا جسے عظیم لوگوں نے اس کام کو کرنے کے کی کوشش کی ہے۔ عرشی اور حمید احمد خان کا کام بہتر ہونے باوجود کئی

جگہ اصول تدوین کے اصولوں کے مطابق نہیں۔ دونوں نسخوں کے مطالعے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عرشی اور حمید احمد خان دونوں غالب کا ایسا کلام پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں تک ہو سکا مختلف تنقیدی و تحقیقی کتب و رسائل سے استفادہ کرتے ہوئے شواہد قارئین تک پہنچانے کی سعی کی ہے۔

کلیاتِ ناسخ (جلد اوّل)

مصنف کا نام مدون ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر ،صفحات ۷۱۳ ہیں، قیمت ۱۰۰۰۔روپے، سنہ اشاعت ۲۰۱۲ء، حرف آغاز ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر

تدوین کا کام ایک مشکل اور جہاں دیدہ کام ہے۔ یہ کام مکمل یک سوئی، گہرا غور و خوض اور توجہ چاہتا ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ اپنی تحقیق چاہتا ہے۔ اتنی مشقت اور مشکل کون اٹھائے یہی وجہ ہے کہ اردو میں تدوین کی روایت زیادہ مستحکم نہیں ہے۔

اس کلیات کے بارے میں مرتبہ کہتے ہیں:

> ”ناسخ کے کلیات کی تدوین اب تک نہیں کی گئی تھی۔ حالاں کہ ناسخ سے منسوب اصلاح زبان کی تحریک کے مطالعے کے نقطہ نظر سے تدوین کلیات ناسخ کی اہمیت کسی تبصرے کی محتاج نہیں۔ اس کام کے پھیلاؤ اور مشکلات کی وجہ سے لوگ اس کام کو ہاتھ میں لینے سے گریزاں رہے۔“(۷)

اگر یہ کہا جائے کہ تدوین ادبی تحقیق کا بہت مشکل کام ہے۔ یہ ذہانت اور قابلیت، تدوین کے صحیح اصول کا شعور، پابندی اور نظم و ضبط مانگتا ہے۔ کتاب کے آغاز میں تدوین کے اصول واضح کر دیے گئے ہیں جن کو مد نظر رکھ کر کلیات کی بہتر انداز میں تدوین کی گئی ہے۔ ناسخ کے دیوان مختلف وقت مختلف انداز میں شائع ہوتے رہے ان اشاعتوں کے بارے ہیں رشید حسن اس کتاب میں لکھتے ہیں:

> ”دوسری بار یہ کلیات شہزاد فرخندہ بخت بہادر کی فرمائش پر لکھنو کے مطبع مولائی میں ۱۲۶۲ء میں چھپا تھا۔ اس ایڈیشن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ صفحہ نمبر ۴۰۰ تک یہ صفحہ بہ صفحہ اشاعت اوّل کے مطابق ہے اس اشاعت میں ۴۰۲ صفحے ہیں۔ آخری صفحوں میں عبارت خانم الطبع اور قطعات تاریخ کے اختلاف کے باعث یہ فرق پیدا ہوتا ہے۔ اس میں کوئی اغلاط نامہ شامل نہیں۔ اشاعت اول کے اغلاط نامے کی اکثر غلطیاں متن میں درست کر دی گئی ہیں لیکن کچھ غلطیاں باقی رہ گئی ہیں۔ البتہ اس اشاعت میں بہت سی نئی اغلاط کتابت کا اضافہ ہو گیا ہے۔“(۸)

کتاب کے آغاز میں تدوین کے جو اصول واضح کیے گئے تھے ان کو مد نظر رکھ کر کلیات کی تدوین ہوئی۔

اس کلیات میں ناسخ کے اردو کے تین اور فارسی کا ایک دیوان اور مثنویات ناسخ شامل ہیں۔اس کلیات میں ناسخ کا متروک اور عیر مطبوعہ کلام کے علاوہ قطعات تاریخ شامل ہیں۔اردو کے شاعروں میں شاید ناسخ ہی وہ شاعر ہیں جنھوں نے سب سے زیادہ قطعات تاریخ کہے ہیں۔ان کی تعداد کم وپیش ۳۹۱ ہے۔

کلیات ناسخ دوم

مصنف کا نام مدون ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر ،صفحات ۳۷۱ ہیں، قیمت ۱۰۰۰۔روپے، سنہ اشاعت ۲۰۱۲ء، حرف آغاز ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر

شیخ امام بخش ناسخ اردو ادب و زبان کی تاریخ میں ایک امام کی حیثیت حاصل ہے۔انھوں نے آنے والے شاعر اور ادباء کے لے ایک پر کشش اور پر وقار راستہ متعین کیا ہے۔دہلی کے اہم شاعر جن میں غالب اور مومن وغیرہ کئی سال تک آپ کی نقالی کرتے رہے۔ناسخ کا کلام آج بھی لوگوں کے لیے لائق ہے۔لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اب تک ان کا کلام اس پر اثر اور جامیعت ہونے کے باوجود مدون یا مرتب نہیں ہوا۔مصنف نے بڑی محنت اور برسوں مسلسل کوشش کے ساتھ وہ مطبوعہ غیر مطبوعہ کلام جمع کیا جو نایاب یا منتشر تھا کلیات ناسخ میں شائع ہو رہا ہے۔اس میں ناسخ کے اردو کے تین اور فارسی کا ایک دیوان شامل ہے۔اس کے علاوہ پانچ مثنویاں اور بہت سا منتشر کلام شامل ہے۔کلیات میں کلام کا کچھ حصہ تو غیر مطبوعہ اور نایاب تھا اور کچھ حصہ انتہائی کم یاب تھا۔اس میں شامل بعض مخطوطوں کی متعدد سطریں اتنی خراب ہیں جن کو بڑی مشکل سے اور مہارت سے پڑھا ہے۔کتاب کا مقدمہ اوریجنل ریسرچ کا اعلی نمونہ ہے۔یہ مصنف کی اعلی درجے کی تدوینی صلاحیتوں منہ بولتا ثبوت ہے۔یہ کام کر کے مصنف نے اپنے آپ کو زندہ جاوید کر دیا ہے۔

شعراءالعربیہ فی پاکستان

مصنف کا نام ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی، صفحات ۴۰۶ ہیں، قیمت ۵۰۰ روپے، سنہ اشاعت ۲۰۱۲ء اور عرض ناشر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر۔

زیر نظر کتاب عربی زبان کے شعراء کرام کا تذکرہ ہے۔یہ ہماری مذہبی زبان عربی میں ہے جو کافی عرصے سے برصغیر میں پڑھائی جارہی ہے۔عربی زبان کی تدریس کرنے والے اکثر اساتذہ اور علماحضرات عربی میں شاعری بھی کرتے ہیں۔اس کتاب میں پاکستان میں رہنے والے عربی زبان سے تعلق رکھنے والے شعرا کا تعارف اور ان کا منتخب کلام شائع کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ کتاب میں شعرا کے قصائد شامل کیے گئے ہیں۔یہ قصیدے مختلف رسائل

میں شائع ہوتے رہے ہیں یا پھر ان کے منظوم عربی ترجمہ۔ قاری کی سہولت کے لیے کتاب میں تمام قصیدوں کی فہرست رویف وار دی گئی ہے۔ اس میں قصیدے کا مطلع، شاعر کا نام اور صفحہ نمبر درج کیا گیا ہے۔

المختصر ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر کا دورانیہ بطور ناظم ادارہ تالیف و ترجمہ پنجاب یونیورسٹی نہایت شان دار تھا۔ آپ نے اپنے عہد میں علمی و ادبی سطح پر جو کارنامے انجام دیے انھیں اردو ادب کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ انھوں نے جن جن موضوعات پر قلم اٹھایا وہ فکری و معنوی لحاظ سے نتیجہ خیز ثابت ہوئے۔ اردو ادب کے فروغ میں یہ کسی اکسیر سے کم نہیں۔ بے شک ان میں ادبی مضامین میں تشنگی دکھائی دیتی ہے مگر تدوین اور ترجمہ کے لیے آپ نے جو اقدام اٹھائے وہ قابل صد تحسین ہیں۔ آپ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گے۔